REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۴ محرم ۱۳۹۵ ہجری — ۶ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش — ۶ فروری ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۷ صلح (جنوری) کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

اس اطلاع سے قبل ۲۲ صلح کی اطلاع تھی کہ گزشتہ رات حضور کو داڑھ میں تکلیف رہی۔ الحمد للہ کہ بعد میں حضور کی طبیعت اچھی ہو گئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شامل حال رکھے۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تاحال اپنے سفر حیدرآباد سے تشریف نہیں لائے، باقی افرادِ خاندان قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت الحاج مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

کیرلہ کے صوبائی صدر مقام ٹریونڈرم میں

عظیم الشّان احمدیہ سالانہ کانفرنس

وزیرِ مال کی شرکت!! مخالفوں کی ناکامیاں!! خدائی تائید ونصرت کے نظارے

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نزیل ٹریونڈرم

صوبہ کیرلہ کے صدر مقام ٹریونڈرم میں مورخہ ۱۱-۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء کو بمقام وکٹوریا جوبلی ہال دو روزہ عظیم الشان احمدیہ سالانہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں وزیر مال نے بھی شرکت کی۔ اور جماعت کے کارناموں کو سراہا۔ مقامی طور پر ٹریونڈرم میں چونکہ تاحال ہماری کوئی باقاعدہ جماعت قائم نہیں ہوئی ہے اس لئے ابھی تک وسیع پیمانے پر یہاں تبلیغی سرگرمیاں جاری نہیں ہوئی تھیں۔ اور یہاں کے لوگ احمدیت سے کماحقہٗ متعارف نہیں تھے۔ کانفرنس سے چند روز قبل مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ چند خدام کے ہمراہ یہاں تشریف لائے۔ اور مختلف علاقوں میں تقسیم لٹریچر کا کام شروع کیا گیا۔

حملہ اور قرآن کریم کی بے حرمتی

کانفرنس سے دو روز قبل خدام کا ایک وفد یہاں کے مسلمانوں کے سنٹر "CHALA" میں تقسیم لٹریچر کے لئے گیا۔ انہیں دیکھتے ہی اس علاقہ کے لوگوں نے احمدی نوجوانوں کو نہ صرف تقسیم لٹریچر سے روکا بلکہ زبردستی لٹریچر کے تھیلے چھین لئے۔ سب کتب پھاڑ کر انہیں آگ بھی لگادی۔ ان کتابوں میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔ تبلیغ ہدایت وغیرہ ضخیم کتابوں کے علاوہ دو نسخے قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ بھی تھے۔ ان سب کتابوں کو مع قرآن مجید کے پھاڑ ڈالا۔ اور آگ لگادی۔ اس وقت مکرم صدیق امیر علی صاحب کے صاحبزادے عزیزم بشیر احمد کو کسی نے پیچھے سے بہت زور سے مارا۔ یہ سارے واقعات اچانک ہوئے تھے۔ احمدیوں نے کسی قسم کی مدافعت یا جوابی کارروائی نہیں کی۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ سب کچھ پاکستانی ملاؤں کی تقلید میں کیا جارہا ہے۔ جہاں انہی ملاؤں نے چھ ہزار کے قریب قرآن مجید کے نسخوں کی بےحرمتی کرکے اور انہیں جلا ڈالا۔ اور مسجدوں کو بھی شہید کیا تھا۔ غرض ان کی اور ان کی یہی تھی کہ اس طرح سادہ لوح عامۃ المسلمین کو احمدیت سے بدظن کیا جائے۔ مگر یہاں پر اس ہنگامہ نے احمدیت کی طرف سنجیدہ طبقہ کی توجہ کو منعطف کر دیا۔ اس طرح تبلیغِ احمدیت کے لئے ایک بہترین میدان ہموار ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

تشہیر کانفرنس کے بارے میں تمام مشہور اخباروں میں اعلانات شائع کئے گئے۔ آل انڈیا ریڈیو سے تین دفعہ نشر کیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے اشتہارات صوبہ بھر میں تقسیم کئے گئے۔ نیز دو سائزوں میں بڑے بڑے پوسٹرز صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں چسپاں کئے گئے۔ اس طرح صوبہ بھر میں اس کانفرنس کے بارے میں وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

مہمانانِ کرام ٹریونڈرم کے مضافات میں بھی ہماری کوئی جماعت نہیں۔ جماعت احمدیہ کروناگپلی جو یہاں سے قریبی جماعت ہے، پچاس میل دوری پر واقع ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام جماعتیں بالکل شمالی حصے میں ہی ہیں۔ تاہم احباب کرام دور دراز علاقوں سے ذوق وشوق سے آئے اور اس طرح صوبہ کی ۲۴ جماعتوں میں سے ۲۵۰ سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ اس سے جلسہ کی رونق کو چار چاند لگ گئے۔

ہماری کانفرنس کو ناکام کرنے کے لئے مخالفوں نے بھرپور کوشش کی۔ ایک طرف مسجدوں میں مسلمانوں کو کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ ہمارے جلسے کا پورا بائیکاٹ کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم ہوئے۔ حتیٰ کہ کانفرنس کی مقررہ تاریخوں پر ہمارے خلاف عامۃ المسلمین کو بھڑکانے کے لئے اپنے جلسے رکھ لئے۔

ان تمام مخالفانہ کوششوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری دو روزہ کانفرنس کے تینوں اجلاس بہت ہی کامیاب رہے۔ تینوں اجلاسات میں ہال کھچا کھچ بھرا رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے حیدرآباد سے مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی کو اور تقریر کرنے کے لئے بمبئی سے مکرم ومحترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی کو اور مدراس سے خاکسار کے علاوہ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان کو مدعو کیا گیا تھا۔

مورخہ ۱۰ جنوری کو مدراس سے ہمارا وفد ٹریونڈرم کے لئے روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن صبح خیریت سے پہنچا۔ مدراس سے ہمارے ہمراہ مزید دس افراد تشریف لے گئے تھے۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۱۱ جنوری بروز ہفتہ شام کے پانچ بجے زیر صدارت مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کانفرنس کی پہلی نشست کی کارروائی خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم عبد الوہاب صاحب ایم۔ اے نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دیگر مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں اسلام کے متعلق بہت ہی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے دیگر فرقوں کے درمیان بھی جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرکے احمدیت کی صلح کن اور امن بخش تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اس قسم کے جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ (آگے دیکھئے صٖ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

عُلماء کے مشاغل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔ (البقرہ آیت ۱۴۹) ۔ اور ہر ایک شخص کا ایک نہ ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے۔ سو تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

آیت کریمہ کے اس حصہ میں ایک پکے اور سچے مسلمان کا مطمحِ نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے جامع الفاظ میں نہ صرف متعین کر دیا گیا ہے بلکہ نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتے چلے جانے کی بھی پُرلطف انداز میں تلقین کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں ایک مسلمان کے اس بلند آدرش کی موجودگی میں اب ہر مسلمان خود دیکھ سکتا ہے کہ وہ کس مقام پر کھڑا ہے۔ اور اس کی منزل کیا ہونی چاہیئے۔ جس کے لئے وہ ہر وقت کوشاں رہے۔

جہاں تک احمدیہ جماعت کا من حیث الجماعۃ تعلق ہے خدا کا شکر ہے کہ روزِ تاسیس ہی سے اس برگزیدہ جماعت کی تمام تر انفرادی اور اجتماعی مساعی کا نقطۂ مرکزی قرآن مجید کا بیان فرمودہ یہی مطمحِ نظر رہا ہے۔ چنانچہ الہام الٰہی میں اگر ایک طرف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض یہ بتائی گئی ہے کہ يُحْيِي الدِّينَ وَيُقِيمُ الشَّرِيعَةَ وَلَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ۔ تو ایک اور الہام میں اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ کے مبارک الفاظ سے قرآن مجید کو ہر قسم کی خیر و برکت کا خزانہ قرار دے دیا گیا ہے۔ پس ہر دو الہامات کی روشنی میں جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اپنی ساری زندگی کا تمام تر مشغلہ دینِ اسلام کا احیاء اور شریعتِ محمدیہ کا اپنی اصلی صورت میں قیام رہا۔ اسی کے لئے آپ نے اپنی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک لمحہ اسی نوع کے مجاہدہ اور لگاتار جدوجہد میں صرف کیا۔ حضورؑ کی اس جہدِ مسلسل میں اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ سرِ فہرست غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کارنامہ ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کے شیریں ثمرات حضور کی اپنی زندگی میں ہی حاصل ہونے شروع ہو گئے۔ جبکہ غیر مسلموں میں سے خاصی تعداد ایسے سعید فطرت خوش نصیبوں کی نکل آئی۔ جو حضور کی پاک صحبت کے فیض اور با دلائل تبلیغ کے اثر سے نہ صرف حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے بلکہ انہوں نے دینِ اسلام کی تازہ بتازہ برکات سے بھی اس طور پر حصہ لیا کہ وہ صاحبِ رؤیا و کشوف بنے اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوئے۔ اس طرح ہزاروں بلکہ لاکھوں نسلی مسلمانوں سے کہیں آگے نکل گئے —!!

حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعتِ احمدیہ نے غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کے کام کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ خلافتِ احمدیہ کی قیادت میں منظم طریق پر اس کا دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ چنانچہ عالمگیر سطح پر غیر مسلموں میں پیار اور محبت کے ساتھ ان کے دل فتح کر کے تبلیغِ اسلام کا کام آج احمدیہ جماعت کا ہی طرۂ امتیاز بن چکا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے یورپ، ایشیا، امریکہ، افریقہ، انڈونیشیا اور دوسرے بیسیوں جزائر میں اب تک لاکھوں لاکھ افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام کر کے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لایا جا چکا ہے۔ اسلام میں نئے سرے سے داخل ہونے والے یہ لوگ نسلی مسلمانوں سے کہیں زیادہ اسلام اور بانیٔ اسلام کے لئے محبت و فدائیت کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور پھر دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مرکزِ سلسلہ سے جانے والے احمدی مبلغین کے ساتھ بڑے جوش و خروش اور خاص ولولۂ عشق و محبت کے ساتھ تعاون کرتے اور اس فریضہ کو سرانجام دے کر فخر محسوس کرتے ہیں — فَبَارَكَ اللّٰهُ فِي مَسَاعِيهِمْ۔

اسی کے ساتھ ساتھ دوسرے نمبر پہ اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ کے الہامی الفاظ میں جس عظیم القدر روحانی خزانے کی نشان دہی کی گئی ہے اس سے نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کے افراد خود قرآنی برکات سے اپنے دامنوں کو بھرتے رہے ہیں اور اس پاک کتاب کی تعلیمات اپنا اوڑھنا بچھونا جان کر ان پر ہمیشہ ہی عمل پیرا رہے ہیں بلکہ غیروں کو بھی اس عظیم روحانی خزانہ سے مالا مال کرنے کی ایک عالمگیر مہم چلا رہی ہے۔ چنانچہ خلافتِ ثانیہ کے مبارک عہد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیرِ ہدایت اور کامیاب قیادت میں بیرونی ممالک میں بولی جانے والی دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کا کام ایک منظم طریق پر جاری کیا گیا۔ اور باوجود یکہ جماعت احمدیہ کے مالی وسائل بہت ہی محدود ہیں اس سلسلہ میں بھی جماعت نے اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کر کے دکھا دیا۔ اگرچہ اس جگہ پوری تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ تاہم یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ غیر ممالک میں بولی جانے والی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے ایسے تراجم ہو کر ان ممالک کے باشندے اپنی ہی زبان میں قرآن پاک کے روح پرور مضامین سے واقف و آگاہ ہو رہے ہیں۔

الغرض یہ ہے مختصر سا خاکہ جماعتِ احمدیہ کی گزشتہ ۸۵ سالہ اُن ٹھوس اسلامی خدمات کا جو اس قدر ظاہر و باہر ہیں کہ اُن کے انکار کی کسی کو گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی کسی کے لئے یہ ممکن ہے کہ اُن پر کسی طرح کا پردہ ڈال کر اسے جماعت احمدیہ کا کوئی ناقابلِ التفات کارنامہ قرار دے سکے —!!

اب آیئے دیکھئے اس عرصہ میں علماء حضرات کے کیا کچھ مشاغل رہے ہیں۔!! اس زُمرہ کو نہ تو غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق ملی کہ دُنیا کی اس بڑی آبادی کے سامنے دینِ اسلام کے محاسن پیش کر کے انہیں اسلام کے گرویدہ بنا لیتے یا اپنے عملی کردار سے ہی انہیں اسلام کی طرف کھینچ لانے کا ذریعہ بنتے جس طرح احمدی مبلغین نے میدانِ عمل میں نکل کر کیا اور نہ ہی دوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی — سوال پیدا ہوتا ہے کہ علماء حضرات اگر یہ اہم اور ضروری کام بھی نہ کر پائے تو آخر ان کی زندگی کے لمحات کن مشاغل میں گزرتے رہے۔ مگر یہ بھی کوئی راز کی بات نہیں۔ علماء کو فقہی مسائل کی موشگافیوں سے فرصت ملتی تو وہ دوسری طرف بھی متوجہ ہوتے۔ اور اگر کسی کو کچھ وقت ملا بھی تو تکفیر بازی کی مشین ان کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے کے لئے کافی تھی۔ اسی سلسلہ میں اُن کا محبوب مشغلہ احمدیہ جماعت پر فتاویٔ کفر کو جمع کرنا اُن کی اشاعت کرنا اُس پر بغلیں بجانا بھی رہا ہے۔

آیئے آپ کو علماء کے ایک مشہور و معروف زُمرۂ علماء دیوبند کی ایک تازہ فخریہ مہم اور اس میں کامیابی و کامرانی کی تفصیل سُنائیں۔

بدر کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ہمارے ایک فاضل مضمون نگار کے اُس تحقیقی جائزہ سے قارئینِ کرام اس امر کا علم حاصل کر چکے ہیں کہ شرقِ اُردن کے مفتیانِ دینِ متین نے بھی جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ جسے اخبار الجمعیۃ دہلی کے سہ روزہ ایڈیشن مجریہ ۲۰ر دسمبر ۷۴ء میں خاص اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اگرچہ یہ فتویٰ جماعتِ احمدیہ کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے کہ تکفیری فتاویٰ کے انبار میں "ایک عدد" فتوے کا اور اضافہ ہو گیا وبس۔ بایں ہمہ ہمارے فاضل مضمون نگار نے اس کا جو علمی تجزیہ کیا ہے اس سے فتویٰ کی معقولیت اور منصب افتاء پر فائز ہونے والوں کے تقویٰ اور خدا ترسی کے ساتھ ساتھ اُن کے مبلغِ علم کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے!!

خیر یہ تو ایک ضمنی اور محض تعارفی بات تھی۔ اصل بات جس پر اس وقت ہم گفتگو کر رہے ہیں وہ ہے تبلیغِ اسلام کے اہم فریضہ کی ادائیگی سے ہٹ کر اس زمانہ میں علماء حضرات کے دوسرے مشاغل کی تفصیل کا بیان — سو واضح ہو کہ مذکورہ بالا فتویٰ کی اشاعت کے ٹھیک آٹھ روز بعد روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۲۸ر دسمبر ۷۴ء کے آخری صفحہ پر ایک چوکھٹے میں جناب مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند کی طرف سے سفارت خانہ شرقِ اُردن کو دیئے گئے ایک ٹیلیگرام کی خبر خاص اہتمام سے شائع ہوئی ہے۔ گو تار کے الفاظ تو مختصر سے ہیں لیکن اس سے قبل خبریت کے رنگ میں جو تمہیدی عبارت درج ہے وہ خاصی طویل بھی ہے اور پُرلطف بھی۔ کیونکہ اس سے علماء حضرات کے "اہم مشاغل" کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ لیجئے پہلے آپ اُس تمہیدی عبارت کا مطالعہ فرمائیں جو خبریت کے رنگ میں حسبِ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی ہے :-

"دیوبند ۲۲ر دسمبر۔ علماء دیوبند اور برّصغیر کے دوسرے علماء نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف آج سے ۶۰ سال پہلے جو مہم شروع کی تھی اور بعد تحقیق قادیانیوں کے مرتد اور خارج از اسلام ہونے کا جو اعلان کیا تھا اس کی بازگشت ۶۰ سال کے بعد ساری اسلامی دُنیا میں پھیل گئی ہے۔ پہلے جدّہ سے قادیانیوں کے خارج از اسلام ہونے کا اعلان اسلامی تنظیمات نے کیا۔ اس کے بعد پاکستانی علماء اور عوام کی مسلسل کوشش اور جدّ وجہد سے پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے خارج از اسلام اور غیر مُسلم اقلیت ہونے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے دُوسرے اسلامی ممالک سے بھی اپیل کی تھی کہ دُوسرے بھی اعلان کریں۔ چنانچہ شرقِ اردن کے دار الافتاء نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دے کر قادیانیوں سے مناکحت، مسلمانوں کے مقابر میں تدفین اور ذبیحہ کو ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس فتویٰ کی تائید و توثیق کرتے ہوئے دار العلوم دیوبند کی طرف سے حسبِ ذیل تار سفارت خانہ شرقِ اُردن کو دیا گیا ہے۔"

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر جناب مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند کی اپیل پر ہی شرقِ اُردن کے دار الافتاء نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے تو پھر دار العلوم دیوبند کی طرف سے اس فتویٰ کی "تائید و توثیق" کا کیا مطلب؟ اگر تائید و توثیق کی بات درست ہے جیسا کہ تار کے الفاظ سے اس کا واضح اشارہ ملتا ہے تو پھر صاف ظاہر ہے کہ — (آگے دیکھئے صلا پر)

قرآنِ کریم میں عادؔ۔ ثمودؔ اور فرعونؔ کی قوم کی عبرتناک تباہی کا بیان

جب اُن لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا اور فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام و نشان تک مٹا دیا!

باوجودیکہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں خدا تعالیٰ نے اُن کو تباہ و برباد کر دیا اور اُن کی طاقت اُن کے کچھ بھی کام نہ آئی!!

سُورۃ الفجر کی آیات ۷ تا ۱۵ کی لطیف تفسیر۔ بیان فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٧ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝٨ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝٩ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝١٠ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝١١ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١٢ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٣ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝١٤ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٥

ترجمہ: کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے رب نے عاد سے کیا (معاملہ) کیا۔ یعنی (عاد) ارم سے جو بڑی بڑی عمارتوں والے تھے۔ وہ جن کی مثل (قوم) ان ملکوں میں پیدا ہی نہ کی گئی تھی۔ اور کیا ثمود کے متعلق بھی تجھے معلوم ہے۔ جو وادی (القریٰ) میں پہاڑیوں کو کھودتے تھے۔ اور فرعون کے متعلق بھی تجھے کچھ معلوم ہے جو پہاڑوں کا مالک تھا۔ کیا تجھے ان سب لوگوں کا حال معلوم ہے جنہوں نے شہروں میں سرکشی کر رکھی تھی۔ جس کے نتیجہ میں اُنہوں نے اُن شہروں میں بیحد فساد پیدا کر دیا تھا۔ اس پر تیرے رب نے اُن پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

سُورت الفجر کی مذکورہ بالا نو آیات کی مجموعی اور مؤخر الذکر تین آیات کی علیحدہ جو عبرت انگیز تفسیر سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "تفسیر کبیر" میں بیان فرمائی ہے: اس کا متعلقہ حصہ احباب کے مطالعہ اور رُوحانی بصیرت کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ چونکہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کوئی تازہ خطبہ میسر نہیں آیا اور تفسیر کبیر کا یہ حصہ حالاتِ زمانہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے اس لئے امید ہے کہ احبابِ جماعت اور دیگر قارئینِ بدر کے لئے اس حصۂ تفسیر کا مطالعہ مفید رہے گا ——— (ایڈیٹر بدر)

"یہاں تین قوموں کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

عادؔ۔ ثمودؔ اور فرعونؔ کی قوم

کو۔ عاد اور ثمود یہ دونوں قومیں عرب کی تھیں۔ اور فرعون کی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھی۔ یہ تین مثالیں اللہ تعالیٰ نے بلاوجہ بیان نہیں کیں بلکہ اس لئے بیان کی ہیں کہ یہاں دو زمانوں کی خبر دی گئی تھی۔ ایک اس زمانہ کی جس میں مکہ والوں کے مظالم کی وجہ سے

مسلمانوں پر دس تاریک راتیں

آنے والی تھیں۔ اور ایک زمانہ مسیح موعود کی۔ پہلی لیالی کا موجب چونکہ عرب لوگ تھے اور عاد اور ثمود اُن کے وطن کے لوگ تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی مثال اُن کے سامنے پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے تمہارے ملک میں دو بڑی بڑی حکومتیں گذر چکی ہیں۔ ایک تمہارے جنوب میں تھی اور دوسری تمہارے شمال میں تھی۔ ان دونوں کے حالات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ جب ان لوگوں نے انبیاء کا مقابلہ کیا۔ اور فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کا

نام و نشان تک مٹا دیا

باوجود اس کے کہ یہ قومیں بڑی طاقت رکھتی تھیں پھر بھی جب انبیاء کے مقابلہ میں کھڑی ہوئیں، خدا تعالیٰ نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کی طاقت ان کے کچھ بھی کام نہ آئی۔ تمہاری تو اُن کے مقابلہ میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ پھر کیوں تم ان کے حالات سے عبرت نہیں پکڑتے اور کیوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اگر تم نے یہی طریق جاری رکھا تو جو سلوک ہم نے عاد اور ثمود سے کیا تھا وہی تمہارے ساتھ کریں گے۔

تم مت سمجھو

کہ ان مظالم کے نتیجہ میں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ جس طرح آج مسلمانوں پر تم مختلف قسم کے مظالم ڈھا رہے ہو اور تم نے ان کے دنوں کو بھی رات بنا دیا ہے۔ اسی طرح عاد اور ثمود نے بھی بڑی بڑی شرارتیں کی تھیں اور پھر حد سے زیادہ شرارتیں کی تھیں۔ مگر پھر بھی وہ ناکام رہے۔ حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

سب سے بڑا جرم کسی نبی کو قتل کرنا ہے

ان لوگوں نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا جیسا کہ فرماتا ہے، وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (انفال ع۴) پھر مکہ والے شرک میں بھی مبتلا تھے۔ اور شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظلمِ عظیم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان ع۲) پھر اَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ کے دوسرے معنوں کے مطابق کفارِ مکہ نے نہ صرف بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا بلکہ مظالم کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جو شخص بھی

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

لایا، انہوں نے اس کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ بلکہ وہ تلاش کر کر کے مسلمانوں کو پکڑتے اور اُن کو بڑی بیدردی سے مارتے پیٹتے۔ اور مختلف رنگوں میں عذاب دیتے۔ یہاں تک کہ کئی مسلمان بھاگ کر ایبے سینیا چلے گئے مگر اُن کا جوش پھر بھی نہ تھما۔ اور وہ حبشہ تک محض اس لئے گئے کہ مسلمانوں کو پکڑ کر واپس لائیں۔ اور اُن کو اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے مکہ والو! پہلی قومیں بھی تمہارے ملک میں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے فسادات کو انتہا تک پہنچا دیا تھا، تم یہ نہ سمجھو کہ تمہاری یہ سرکشی اور ظلم تمہارے حق میں مفید ہوگا۔ وہ قومیں بھی اسی خیال میں مبتلا رہی تھیں کہ ہم خوب ظلم ڈھا رہی ہیں۔ مگر آخر ایک دن آیا کہ وہ تباہ و برباد کر دی گئیں۔ اسی طرح تم ایک دن

خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ

بن جاؤ گے۔ اور عاد اور ثمود کی طرح دُنیا سے مٹ جاؤ گے۔

اس کے بعد فرعون کا ذکر کیا میرے نزدیک اس میں

مسیح موعود کے زمانہ کی خبر

ہے۔ میں ابھی تک تفصیل سے نہیں بتا سکتا کہ کیوں؟ مگر دو باتیں میں بیان کر دیتا ہوں۔ جن کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اس مثال کا مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ساتھ تعلق ہے۔ اور وہ دو باتیں یہ ہیں کہ اوّل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محرم کی دسویں رات ایک خاص شان اور عظمت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس دن میں خدا تعالیٰ نے موسیٰؑ کو فرعون سے نجات دی۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسا ہی واقعہ میری اُمت میں ایک دفعہ ہوگا۔ اور میری اُمت کو اس دن ایک عذاب سے نجات ملے گی۔ گویا ہر زمانہ، فرعون اور اس کے مظالم سے نجات کے الفاظ ہیں۔ مگر ان میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ

اس رنگ کا کوئی واقعہ

آئندہ ہونے والا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:- میں نے

"دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ سامان مثل گھوڑے گاڑیوں، رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے بے دل ہوگئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ اتنے میں میں بیدار ہوگیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۹)

اسی طرح آپ کا ایک یہ بھی الہام ہے:- "يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَنٌ كَمِثْلِ زَمَنِ مُوسَىٰ" (تذکرہ صفحہ ۸۲۲)

کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو

موسیٰؑ کے زمانہ کی طرح

ہوگا۔ پس جبکہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ موسیٰ کی طرح کا ایک واقعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے والا ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا وہ مامور جو موجودہ زمانہ میں آیا۔ اسے بتایا گیا کہ وہ موسیٰ ہے۔

فرعون اس کا پیچھا کرے گا

اس کے ساتھی گھبرا جائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے۔ اس وقت موسیٰ بلند آواز سے کہے گا کہ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا میرے ساتھ ہے۔

ان دو الہامات کے ساتھ اگر میرے اس رؤیا کو بھی ملا لیا جائے جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے کہ میں ایک مکان میں ٹھیرا ہوا ہوں۔

"اس وقت میرے دل میں خیال آتا ہے کہ جس مکان میں میں ٹھیرا ہوا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔"

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۱۱۲ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۴ء)

تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی ہے جو لَيَالٍ عَشْرٍ کے دوسرے ظہور میں بھی اور دسویں رات یعنی دسویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پوری ہوگی اور

موسیٰ کی مصر سے نجات کی قسم کا کوئی واقعہ جماعت احمدیہ کو پیش آنے والا ہے گا

پس چونکہ یہاں مسیح موعود کا بھی ذکر تھا اس لئے جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لئے عاد اور ثمود کی مثال دی، وہاں مسیح موعود کے دشمنوں کے لئے فرعون کا واقعہ بطور مثال پیش کیا گیا......."

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝

اگر سوط کے معنے کوڑے کے لئے جائیں۔ تو فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ کے یہ معنی ہوں گے کہ خدا تعالےٰ نے ان کے اوپر عذاب کے کوڑے برسا دیئے۔ ہمارے ملک میں بھی کوڑوں کے متعلق برسانے کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ وہی محاورہ یہاں استعمال کیا گیا ہے کہ ان پر تیرے رب نے عذاب کے کوڑے برسانے شروع کر دیئے جس طرح قطرہ کے بعد قطرہ گرتا ہے۔ اسی طرح ان پر عذاب کے بعد عذاب نازل ہوگا۔ اور انہیں ہوش ہی نہیں آنے دے گا۔ یہاں تک کہ وہ تباہ ہو جائیں گے۔

اگر سوط کے معنے حصّہ کے کئے جائیں۔ تو اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اس قوم کا عذاب الٰہی میں جو حصّہ مقدر تھا اس کے متعلق اسے کہا جائے گا۔ کہ لو اپنا سارا حصّہ عذاب کا لے لو۔ تم نے ہمارے نبیوں کو دُکھ دیا تھا۔ انہوں نے اپنا حصّہ دُکھوں میں سے لے لیا اور تم اپنا حصّہ لو۔

اگر سوط کے معنے جوہر کے کئے جائیں تو آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ عذاب کا جوہر سارا کا سارا ان پر اُٹھا دیا جائے گا۔ چونکہ سوط اس نشیب والی زمین کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے سوط کہہ کر اس طرف بھی اشارہ کیا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے عذاب کے احکام نازل ہو کر ان کا ذخیرہ جمع ہوتا رہتا ہے ان کی ہر شرارت پر عذاب نازل نہیں ہوتا بلکہ وہ عذاب جمع ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن سارے کا سارا ذخیرہ ان پر اُٹھا دیا جائے گا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ

فرماتا ہے تیرا رب مجرموں کی گھات میں بیٹھا ہے۔ جب وہ ان کو پکڑتا ہے تو الٰہی تقدیر تا سمجھتے ہیں یہ تو سنتارکی اور ایک میعاد کی۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا قاعدہ ہے کہ وہ ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ اور مجرم انسان سمجھتا ہے کہ مجھے میرے کاموں کی کوئی سزا نہیں ملے گی مگر آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ اور اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ یہی نتیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ سلوک ہوگا۔ ہم ان کو ڈھیل دیں گے۔ اور وہ ناچتے کودتے چلے جائیں گے۔ مگر آخر ایک دن آئے گا جب قیصر و کسریٰ کی ساری حشمت کو خاک میں ملا دیا جائے گا۔ اور مومنوں کے دکھ کو خوشی میں بدل دیا جائے گا۔ اسی طرح

اس پیشگوئی کے دوسرے ظہور کے وقت

آخری صدی میں کوئی فرعون آئے گا اور خطرناک ظلم کرے گا کہ جماعت پکار اُٹھے گی إِنَّا لَمُدْرَكُونَ۔ اے موسیٰ! اب تو ہماری تباہی سر پر آ پہنچی۔ اب ہم کسی طرح اس فرعون کے پنجۂ ظلم سے بچ نہیں سکتے۔ اس وقت جماعت کا جو بھی لیڈر ہوگا وہ موسیٰ کی طرح اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ كَلَّا یہ بالکل غلط بات ہے کہ دشمن تمہیں تباہ و برباد کر دے گا۔

إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ میرے ساتھ میرا رب ہے اور وہ مجھے رستہ دے گا۔

یعنی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا تھا کہ جب کفار

غارِ ثور کے منہ پر

پہنچ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ طاری ہوئی تو اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو تسلی دی کہ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ یعنی غم مت کر۔ ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح جب جماعت احمدیہ کسی فرعون کے مظالم کی وجہ سے گھبرا اُٹھے گی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جماعت احمدیہ کو روحانی طور پر اس کے

خلیفہ اور امام کی زبان سے

کیونکہ وہ زندہ نہیں بلکہ فوت ہو چکے ہیں۔ دل سے جبکہ وہ غم و ہم کے تشبیل سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوگا۔ یا ممکن ہے کہ یہ واقعہ کسی اور ملک میں ایسے ہی حالات پیدا ہونے پر کہ واقعہ میں دریائے نیل کے کنارے پر یا اور کسی دریا کے کنارے پر بڑے

جاہ و جلال

کے ساتھ فرمائیں گے۔ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ کلا کے معنے یہ ہیں لَا تَحْزَنْ غم مت کر إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ۔ میرے ساتھ میرا رب ہے۔ یعنی ایک وتر بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اور وہ اس مصیبت میں سے ہمیں نکال کر لے جائے گا۔"

(تفسیر کبیر
جلد ۹ جزو ۴ حصہ اوّل
تفسیر سورۃ الفجر)

حضرت الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل کی علالت

قادیان ۳ر تبلیغ (فروری) حضرت الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کو دو روز قبل نزلہ و زکام کی شکایت تھی کہ اچانک ۲۹ ۱۰/۱ کو دس بجے کے قریب جب آنمحترم اپنے دفتر نظارت علیا میں تھے کہ طبیعت خراب ہوگئی۔ خون کا دباؤ بڑھ جانے کے سبب چکر آنے لگا۔ اور دائیں جانب کے سن ہو جانے کی شکایت محسوس ہوئی۔ فوری طور پر طبی معائنہ و امداد بہم پہنچائی گئی۔ دو گھنٹہ دفتر ہی میں بستر پر آرام فرمانے سے طبیعت بحال ہوگئی۔ اسی روز شام ساڑھے چار بجے سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب اور مکرم ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب نے معائنہ کیا اور حالت کو تسلی بخش قرار دیا۔ البتہ بطور احتیاط بعض ادویہ استعمال کرنے کی تجویز کرتے ہوئے مکمل آرام کرنے کی ہدایت کی۔ اب محترم مولانا صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ چلتے پھرتے اور ہشاش بشاش ہیں۔ البتہ پیرانہ سالی کے سبب جو عمر کا طبعی تقاضا ہے اس سے تو کوئی مفر نہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس قیمتی بزرگ وجود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے۔ اور ان کے فیضان سے ہم سب درویشان کو بالخصوص اور دیگر احباب جماعت کو زیادہ دیر تک مستفید ہونے کا موقعہ ملتا رہے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء

آخری قسط

رابطہ عالم اسلامی کانفرنس کی قراردادیں

اور

ان کا واقعاتی جائزہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

ان متّقی علماء نے ایک طرف فطری حقیقت کو جھٹلایا ہے اور دوسری طرف اس بات کا عملی ثبوت مہیا کیا ہے کہ یہ علماء رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پورے پورے مصداق ہیں کہ

" علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء "

کیونکہ من ذوی العقول کے لئے آتا ہے اور شرّ کے معنے بدطینت، متعصّب، اور دوسروں کو حقیر سمجھنے والے کے ہیں۔ اور یہ سب معنے ان پر چسپاں ہوسکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے علماء تمام انسانوں سے زیادہ بدطینت، متعصّب اور دوسروں کو حقیر سمجھنے والے ہوں گے۔

ایک جن سنگھی لیڈر سے حیدرآباد میں سوال کیا گیا کہ حکومت پاکستان نے تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ ہندوستان میں ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہیئے۔ تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ جب وہ لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں تو ہم کون ہوتے ہیں ان کو غیر مسلم قرار دینے والے؟ گویا جن سنگھ کے لیڈر تو اس فطری حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں کہ ہر فرقہ کا وہی مذہب ہوتا ہے جو وہ خود بیان کرے۔ لیکن یہ مولانا ابوالحسن ندوی، مولانا منظور نعمانی، مولانا طیب قاسمی اور مولانا محمد یوسف امیر جماعت اسلامی، اتنی بھی صلاحیت نہیں رکھتے کہ اس فطری حقیقت کو سمجھ سکیں۔ جو اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ یہی وہ علماء ہیں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پورے پورے مصداق ہیں جسے ہم نے ابھی پیش کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمیں ایک استثناء بھی دکھائی دیتا ہے۔ یو۔ این۔ آئی۔ خبر رساں ایجنسی کی خبر ہے کہ:۔

" نئی دہلی ۱۲ر نومبر جماعت اسلامی ہند کے امیر مولانا محمد یوسف نے کہا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ چونکہ اسلام کی بعض بنیادی باتوں سے اختلاف رکھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں کہلائے جاسکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی مذمت کی۔ اور کہا کہ عقیدہ و مذہب کی بناء پر کسی گروہ یا فرقہ کے خلاف غیر منصفانہ سلوک، اسلام کے مغائر اور منافی ہے۔ " (اخبار سیاست ۱۳ر نومبر ۷۴ء)

مگر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔

اس سلسلہ میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس پریس کانفرنس کی رپورٹ جماعت اسلامی کے آرگن "دعوت" میں بھی شائع ہوئی ہے جس میں اس بدسلوکی کا ذکر نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ پاکستان میں روا رکھی گئی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مولانا محمد یوسف صاحب نے دوغلی پالیسی کو اپنایا ہے جو کسی بھی مذہبی شخصیت کے شایان شان نہیں۔ لہٰذا یہ مولانا بھی اسی حدیث کے مصداق قرار پاتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

سوشل بائیکاٹ

سوشل بائیکاٹ کے تعلق میں رابطہ عالم اسلامی کی قرار داد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ:۔

" مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔ "

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانی نعش کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ اگر کسی جانی دشمن یہودی کافر کا جنازہ جارہا ہو تو حضور احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ اور اکثر فرمایا کرتے کہ

" اذکروا موتاکم بالخیر "

تم اپنے وفات یافتہ لوگوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو۔ لیکن رابطہ عالم اسلامی کی اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کے درندہ صفت لوگوں نے وہ انسانیت سوز حرکات کی ہیں کہ جس سے عرش الٰہی بھی کانپ اٹھا ہوگا۔

ڈسکہ میں ایک دودھ پیتی معصوم بچی فوت ہوگئی وجہ اس کی یہ تھی کہ سخت سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے اس کی ماں کو غذا نہ ملی اور دودھ نہ اترا۔ جب دفن کرنے کے لئے بچی کو قبرستان لے جایا گیا تو رابطہ کے ہزاروں چیلے وہاں نعرے لگاتے ہوئے پہنچ گئے اور بچی کو دفن ہونے نہ دیا۔ کہاں ہے منظور احمد عثمانی، ابوالحسن ندوی اور مودودی علماء کا ضمیر جو ایسی انسانیت سوز حرکتوں کی مذمت کرنے والوں کو برا بھلا کہتا ہے! شاید ان لوگوں کو یہ خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ ہمارے زندوں کو احمدی تبلیغ کر کے اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ کہیں قبرستانوں میں بھی ان لوگوں نے یہی سلسلہ نہ جاری کر رکھا ہو کہ ہم سُنّی مُردوں کو دفن کر آئیں اور احمدیوں کے مُردے ان کو اندر ہی اندر احمدی بناتے چلے جائیں۔

اے شہیدان احمدیت اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ جان و مال کی قربانیاں پیش کرنے والے احمدیو! تم پر اس مقدس بستی کے اس مقدس اسٹیج سے بے شمار سلام پہنچیں کہ تم نے صدق و ثبات کا وہ عظیم الشان مظاہرہ کیا کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اٹھے۔

احمدیوں سے کفار والا معاملہ

اس قرار داد کے آخر میں یہ لکھا کہ:۔

" ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے۔ "

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے تھے حضور صلعم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو مسلمانوں کے ساتھ یہود، کافروں اور مشرکوں کو ملا کر ایک جمہوری نظام قائم فرمایا ایک مسلمان اور یہودی کا مقدمہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ حضورؐ نے مسلمان کو قصور وار پاکر یہودی کافر کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ایک جانی دشمن یہودی کافر مسجد نبوی میں مہمان ٹھہرتا ہے۔ جاتے ہوئے بستر میں پاخانہ کر کے گندہ کر جاتا ہے۔ حضورؐ اپنے دست مبارک سے پاخانہ صاف فرماتے ہیں کہ شاید مہمان کی مناسب خبر گیری نہیں کی جاسکی۔ نجران کے چند عیسائی مسجد نبوی میں حضور صلعم کے ساتھ مناظرہ کرتے ہیں نوبت مباہلہ تک پہنچتی ہے لیکن حضورؐ ان کافروں کو مسجد نبوی میں اپنے طور پر خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضورؐ جنگل میں استراحت فرما رہے ہیں۔ ایک کافر جو تاک میں تھا موقع غنیمت جان کر حضورؐ ہی کی تلوار اٹھا کر گرجدار آواز سے کہتا ہے اے محمدؐ آج تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ حضورؐ کے زبان مبارک سے نکلے ہوئے لفظ " اللہ " نے اس پر ایسا اثر کیا کہ کافر کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ حضورؐ نے وہی تلوار سونت کر فرمایا اب کون ہستی تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتی ہے۔ اس کافر نے کہا حضورؐ کا رحم و کرم۔ فرمایا افسوس ابھی ابھی تمہیں ایک معجزانہ سبق ملا تم نے اس سے بھی فائدہ نہ اٹھایا اور اس کافر کو معاف فرمادیا۔ یہ ہے وہ سلوک جو حضورؐ کفار سے کیا کرتے تھے!

تاریخ کا مشہور واقعہ جس کو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ وہ کفار مکہ جنہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا تھا۔ جنہوں نے حضورؐ پُرنور کے راستے میں کانٹے بچھائے اور سر پر راکھ ڈالی اور گردن پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تھی۔ جنہوں نے مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے تھے اور مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر شہید کیا تھا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ان سب کی گردنیں جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چمکتی ہوئی تلوار کی دھار کے نیچے آگئیں تو حضورؐ نے فرمایا اب تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ ان سب نے یک زبان ہو کر کہا وہی معاملہ جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ فرمایا:۔

اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم

کہ جاؤ تم آزاد ہو۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ہوگی۔ یہ وہ معاملہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کفار سے کیا جو انسانی جامہ میں درندے تھے۔ کیا جماعت احمدیہ جیسی پُرامن، مہذب، اسلام کی فدائی اور ہمدردِ انسانیت کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ کیا گیا؟ نہیں! ہرگز نہیں!! بلکہ رابطہ عالم اسلامی کی قرار دادوں پر عمل کرتے ہوئے پاکستانی درندوں نے وہ معاملہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا جو کفار مکہ نے مسلم اقلیت کے ساتھ اختلافِ عقیدہ کی بناء پر کیا تھا۔

پس رابطہ عالم اسلامی کی یہ قرارداد اس طرح پر ہونا چاہیئے تھی کہ:۔

" قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ ان کا سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے۔ مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کو دفن نہ کیا جائے۔ ان سے وہ معاملہ کیا جائے جو کفار مکہ نے مسلمانوں سے کیا تھا۔ "

[illegible] مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے ہم نے رابطہ عالم اسلامی کی اس قرارداد کی اصلاح کر دی ہے۔ ندوی، نعمانی، دیوبندی اور مودودی مبرا ہیں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس کو توڑ کر بتادیں۔

ایک فکر انگیز اقتباس

حضرت مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :—

" میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا۔ مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بد قسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔ "

(اربعین صفحہ ۱۲۶)

قرارداد رابع

رابطہ عالم اسلامی کی چوتھی قرارداد ان الفاظ میں ہے :—

" تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ اور ان کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں اور ان کو گورنمنٹ میں اہم مناصب اور عہدوں پر فائز نہ ہونے دیں۔ "

اس قرارداد کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ جہاں تک حکومت پاکستان کے فیصلہ کا سوال ہے۔ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے کیونکہ اسلامی تعلیم اور انسانی ضمیر ایسا کرنے کا کسی حکومت کو حق نہیں دیتے۔ لیکن جہاں تک نفس مسئلہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کو مسئلہ ختم نبوت میں سُنّی علماء سے اختلاف ہی نہیں ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کا سارا لٹریچر شاہد ناطق ہے۔ جس میں کسی ایک مقام پر بھی ختم نبوت سے انکار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اختلاف اس بات پر ہے کہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے "اُمّتی نبی" حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ اور یہ اختلاف نہایت آسانی کے ساتھ مسئلہ وفات و حیات مسیح کے حل کر لینے سے دور ہو سکتا ہے۔ ؎

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ بنادیا

رابطہ نے اس سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ

" اس تحریک کا دعویٰ ہے کہ اس کا داعی نبی ہے "

ندویوں، مودودیوں اور دیوبندیوں کے لئے یہ بھی کوئی اختلاف کی بات نہیں ہے کیونکہ بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :—

" بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ " (تحذیر الناس)

اس تحریر کو بطور ثبوت پیش کرتے ہوئے بریلوی عقیدہ کے مولانا عبدالمصطفیٰ پاکستانی اپنے کتابچہ "دیوبندی مولوی کا ایمان" میں تحریر فرماتے ہیں :—

" مسلمانو! دیکھو اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی ....

اب یہ ملاحظہ فرمائیے مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت ہے اور منکرین ختم نبوت کے حق میں مولوی رشید احمد و مولوی خلیل احمد وغیرہم وہابیہ نے کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ "

اس فتویٰ کے ساتھ رسالہ شبستان دہلی میں مولانا فارقلیط صاحب کی طرف سے دانشوروں کی جس حقیقت افروز بات کا ذکر ہے وہ بھی خاص قابل غور ہے۔ لکھا ہے :—

" جس جو شخص بھی حضرت مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لاتا ہے وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔

[illegible] اس لیے کہ [illegible] آنحضرت [illegible] وسلم کے بعد [illegible] بھی کافر [illegible] کیونکہ [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] ہیں اور ان کو [illegible] ہیں۔ اور [illegible] لانے والا بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ان علماء نے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک حقیقی نبی کو واپس لا کر نبوت کا سارا کاروبار جاری کر دیا۔ پھر بھی وہ ختم نبوت کے منکر قرار پائے۔ "

(شبستان نومبر ۱۹۷۳ء)

ان فتاویٰ کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان مسٹر بھٹو کا فتویٰ ملا دیا جائے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان سُنّی اکابر کے فتاویٰ کی رو سے روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام کلمہ گو مسلمان ختم نبوت کے منکر اور غیر مسلم ثابت ہو جاتے ہیں۔ ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اللہ تعالیٰ کی سُنّت یہ ہے کہ جس رنگ میں الٰہی جماعت پر مخالفین حملہ کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو سزا بھی اسی رنگ میں ملا کرتی ہے (فوقیہ ماالتوبیٰ)

پس رابطہ عالم اسلامی اور یہاں ندوی، مودودی، دیوبندی اور نعمانی علماء نے یہ قرارداد پاس کر کے اور اس پر عمل کر کے پاکستان نے ایک ایسی عبرتناک لعنت کا طوق اپنی گردنوں میں لٹکا لیا ہے کہ اس طوق کو اتار کر پھینکنا ان میں سے کسی بھی عالم کے بس کی بات نہیں رہی۔ ؎

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھلاتی ہے

رابطہ کی اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے ان لوگوں نے زور دے کر جماعت احمدیہ کو پاکستان میں جو غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کروا لیا ہے تو اس سے بھی بڑی حماقت کا مظاہرہ آج سے چند سال قبل ان سُنّی مدبرین نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ انڈونیشیا کی ایک عورت کے پیٹ میں امام مہدی بول رہا ہے۔ وہ ماں کے پیٹ میں نمازیں پڑھتا اور روزے رکھتا ہے۔ اذان دیتا ہے وغیرہ اور مکّہ میں پیدا ہو گا۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے اس کی اقتداء میں نماز بھی پڑھی۔ اور بعض مفتیوں نے فتوے بھی دیئے تھے کہ یہی امام مہدی ہو سکتا ہے۔ اور انڈونیشیا سے نکل کر وہ عورت پاکستان بھی پہنچ گئی تھی۔ سُنّی مدبرین نے اپنے اخبارات میں اس کو خوب اچھالا تھا۔ جب معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ٹیپ ریکارڈ [illegible] تھی [illegible]

[illegible] جس طرح آج بھی تو مسٹر بھٹو کو [illegible] ہر طرف سے [illegible] دی جا رہی ہے۔ اور رابطہ کی قرارداد کو بہت زیادہ اچھالا جا رہا ہے لیکن وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب یہ لوگ پاکستانی فیصلہ اور ان قراردادوں کا نام لیتے ہوئے بھی شرمائیں گے۔

اس قرارداد میں رابطہ عالم اسلامی نے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں حکومتوں کو [illegible] کیا ہے لیکن یہ ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ [illegible] خلافت ثالثہ کے لئے حضرت [illegible] نے پہلے سے یہ پیشگوئی یوں فرمائی ہے کہ۔

" میں اپنے دشمنوں کو بھی خدا تعالیٰ خلیفۃ ثالثہ بنانے میں اُن سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ "

(خلافت حقہ اسلامیہ)

پس ان دھمکیوں سے جماعت احمدیہ کے عزم و استقلال میں فرق نہیں آ سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسلام کے خلاف پیدا ہونے والے جو وسوسوں کے وساوس کا بھی ازالہ کرتی رہے گی۔ اور اگر تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی ہمیں غیر مسلم قرار دے دیں تو بھی ہماری بشاشت ایمان میں فرق نہیں آ سکتا۔

قرارداد خامس

رابطہ عالم اسلامی کی پانچویں قرارداد اس طرح بیان کی گئی ہے :—

" قرآن کریم میں قادیانیوں نے جو تحریف کی ہے اس کے نوٹ شائع کئے جائیں۔ قرآن کے قادیانی ترجموں کو تلاش کر کے جمع کیا جائے اور ان کو پھیلنے سے روکا جائے "

اس کا مختصر جواب تو یہی ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ جماعت احمدیہ کی جانب سے اب تک ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں قرآن کریم معریٰ اور باترجمہ شائع ہو چکے ہیں۔ اب تک کسی سُنّی عالم کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ اس میں سے کوئی ایک جلد اٹھا کر اس میں سے تحریف کا ثبوت تو درکنار، حوالہ کے ساتھ تحریف کو پیش کر سکے حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم سے وہ عشق و محبت رکھتی ہے کہ قاعدہ یسرنا القرآن قادیان کی ہی مقدس سرزمین کی ایجاد ہے۔ جس کی مدد سے آج تک لاکھوں لاکھ مسلمان بچے قرآن مجید پڑھ چکے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں متن میں نہیں بلکہ ترجمہ میں تحریف کی ہے۔ ہمیں تو علماء کرام کی حالت کو دیکھ کر تعجب ہی ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ پر)

ٹریونڈرم میں جماعتِ احمدیہ کی سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور ٹریونڈرم میں پہلی دفعہ اس قدر وسیع پیمانے پر جلسہ کرنے کا ہمیں موقع ملا ہے۔ اس کے بعد آپ نے تمام مقررین کا تعارف کرایا۔

افتتاحی تقریر

محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب M.Sc. P.H.D نے اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ روحانی اخوت کا پیدا ہونا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس روحانی اخوت کو قائم کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ہمارا یہ جلسہ جو خالصۃً دینی اور روحانی جلسہ ہے محض احمدیت کا جو حقیقی اسلام ہے اس کے تعارف کے لئے منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کا سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے واضح کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے رحمۃً للعالمین بنا کر مبعوث کرتے ہوئے فرمایا کہ "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" کہ تمہارے لئے حضرت رسول اللہ صلعم میں کامل نمونہ موجود ہے۔ اور آپؐ کی صحیح اطاعت اور اتباع ہی خدا کا پیار اور محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ کے ذریعہ دُنیا میں پیدا شدہ عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر انگریزی میں ہوئی۔

صدارتی تقریر

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جسے ساری دنیا میں اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ دُنیا میں بہت سی اسلامی کہلانے والی جماعتیں اور حکومتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن اسلام کی خدمت کرنے کا شرف ہم احمدیوں ہی کو حاصل ہوا ہے۔ بایں ہمہ حکومتِ پاکستان نے جو ۴۰ لاکھ احمدیوں کو اپنے نئے قانون کے ذریعہ غیر مسلم قرار دیا ہے۔ اس طرح اس نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی ہے۔ جماعت پر جو زبردست مخالفانہ حملے ہو رہے ہیں، ہم ان کا مقابلہ کسی دنیاوی طاقت سے نہیں کریں گے بلکہ ہم خدا کی مدد اور دُعاؤں جیسے روحانی ہتھیاروں کے ساتھ کریں گے۔ جس کے خوش کن نتائج ہمیں اب بھی نظر آ رہے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا تعارف

مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بعض عقائد اور مسائل پیش فرمائے اور بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اسلام کا عالمگیر پیغام اکناف عالم میں پھیلانا ہمارا کام ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بعض فروعی مسائل میں ہم میں اور دیگر فرقہ ہائے اسلام میں اختلافات ہیں مثلاً ناسخ و منسوخ۔ حکومتِ وقت کے ساتھ وفاداری و تعاون تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام۔ وفات و حیاتِ مسیح۔ مسئلہ ختم نبوت۔ وغیرہ۔ آپ نے ان امور پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے قرآن و حدیث کی بنیاد پر صحیح اسلامی عقائد پیش فرمائے۔

آپ نے ٹریونڈرم کے ایک مسلم سنٹر میں لٹریچر تقسیم کرنے والے بعض نوجوانوں پر کئے گئے مذموم حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس حملہ سے سینکڑوں روپے کی بیش قیمت کتابیں تلف ہوگئیں۔ حتّٰی کہ ان بدبختوں نے قرآن کریم کے نسخوں کو پھاڑ کر اور جلا ڈال کر بے حُرمتی کی ہے۔ اس طرح یہ لوگ خدا کی ناراضگی اور قہر کا نشانہ بن گئے ہیں۔ یہ حرکتیں غیر مسلموں نے نہیں کی ہیں بلکہ خود مسلمانوں نے اسلام کی خدمت کے طور پر کی ہیں۔!

اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ "لا اکراہ فی الدّین" دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے لیکن اس کے بالمقابل ان لوگوں نے اسلام کے نام پر یہ سب کچھ کیا ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں احمدیوں کے خلاف پاکستان میں کئے گئے مظالم اور اس کے نتیجہ میں پیدا شدہ حالات کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح وہ ظالم لوگ خدا تعالےٰ کے قہر کے نشانہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔!!

ہستی باری تعالےٰ

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج مہاراشٹر نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر مذہب کا نقطۂ مرکزی ہستی باری تعالیٰ ہے۔

آپ نے بتایا کہ خدا اپنی صفات کے ذریعہ اپنی ہستی کی جلوہ گری فرماتا ہے۔ اپنے مامورین اور مرسلین کو غیب کی باتیں بتا کر اپنے وجود کا ثبوت دنیا کو دیتا ہے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معجزات اور وحی و الہامات اور پیشگوئیوں اور ان کے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے وجود باری تعالےٰ کا ثبوت پیش فرمایا۔ مکرم مولوی صاحب کی اُردو تقریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم این عبدالرحیم صاحب کرتے رہے۔

سلسلہ احمدیہ اور عالمِ اسلام

مکرم کے. پی. شمس الدین صاحب نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی کے فتویٰ پر تبصرہ کیا اور کہا کہ یہ فتویٰ خدائی ارشاد "ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومناً" کے خلاف ہے۔ ایسے فتاویٰ دینے سے پہلے جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں پوری واقفیت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کرنا قرآنی ارشادات کے خلاف ہے۔ پاکستان میں احمدیوں پر کئے گئے مظالم کا ذکر کرکے مقرر نے بتایا کہ ہر زمانہ میں روحانی جماعت سے مخالفین ایسا ہی سلوک کرتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے موجودہ زمانہ کے علماء کا احمدیوں سے سلوک کوئی نرالی بات نہیں ہے۔

اس تقریر کے بعد اس دن کا اجلاس ختم ہوا۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب اور قومی یکجہتی

کانفرنس کے دوسرے دن صبح ۱۰½ بجے زیرِ صدارت محترم مولانا امینی صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

اس جلسہ کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کا افتتاح کرنے کے لئے حکومتِ کیرلہ کے وزیرِ مال ڈاکٹر کے. جی. اڈیوڈی تشریف لائے تھے۔ اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے لئے وزیرِ داخلہ اور کیرلہ کے ایک مشہور اور ہر دلعزیز کانگرسی لیڈر مسٹر کروناکرن نے رضامندی ظاہر کی تھی۔ لیکن عین موقع پر ٹریونڈرم میں وزیرِ اعظم شریمتی اندرا جی کی تشریف آوری کی وجہ سے انہوں نے معذرت چاہی اور اپنی جگہ وزیرِ مال مسٹر اڈیوڈی کو بھیج دیا۔

وزیر صاحب موصوف کا استقبال گلپوشی کے ساتھ کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے استقبالیہ تقریر کی جس میں اس عملی جدوجہد کا خصوصیت سے ذکر کیا جو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قومی یکجہتی اور بین المذاہبی رواداری اور امنِ عالم کے لئے ملک کے طول و عرض میں مسلسل جاری ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبِ صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا اسلام رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت بانیٔ اسلام اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے پاک نمونوں سے رواداری اور محبت و پیار کی تعلیم دی ہے لیکن آج مسلمان مذہب کے نام پر جو کچھ مظالم احمدیوں پر توڑ رہے ہیں وہ سب غیر اسلامی ہیں۔ مذہب کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے۔ کوئی حکومت یا افراد مذہب کے معاملہ میں طاقت کے استعمال کے مجاز نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ اسلام ایک گلدستہ ہے جس میں ہر مذہب کا پھول موجود ہے۔ ہر مذہب کی سچی تعلیم کا نچوڑ قرآن کریم میں موجود ہے آج ہمیں اپنے قلوب میں اتحاد و اتفاق اور باہم پیار و محبت اور رواداری کے جذبات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں انسانیت زندہ باد اور پیشوایانِ مذاہب زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے کوئی فتویٰ، کوئی ظلم و ستم ہماری اس پیش روی میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

وزیرِ مملکت کی تقریر

اس جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر صاحب نے فرمایا کہ آج ہر ایک کو قومی و مذہبی یکجہتی کی ضرورت کا احساس ہے۔ ہمارے ہندوستان میں مختلف قسم کے مذاہب و عقائد کے لوگ بستے ہیں۔ اور اسی خطے میں مختلف رسم و رواج پائے جاتے ہیں۔ ہندوستانی کلچر نے ہر مذہب کو اپنایا ہے اسی لئے ہندوستان کو مذاہب کی منڈی کہا جاتا ہے۔ لیکن مذہب کے نام پر خونریزی کی اجازت کوئی مذہب نہیں دیتا۔ اسی غلط رجحان کی وجہ سے ہمیں مہاتما گاندھی جیسے مہاپُرشوں سے محروم ہونا پڑا تھا گاندھی جی اپنے دُعائیہ اجلاسوں میں ہمیشہ قرآن۔ بائبل اور گیتا کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر مذہبی دیوانوں نے آپ کا خاتمہ کیا تھا۔

آپ نے کہا کہ مذاہب کی حقیقی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے سے ہی دُنیا کے تمام مسائل حل ہوتے ہیں۔ کسی بھی پیشوا نے دوسروں کی تذلیل و تحقیر کی تعلیم نہیں دی ہے بلکہ ہر مذہب کی بنیاد ہی محبت و پیار ہے۔ پیشواؤں کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی غلط تشریحات کی وجہ سے دنیا میں مذہب کے نام پر قتل و خونریزی اور فتنہ و فساد ہوتے ہیں۔

آپ نے اپنی مبسوط تقریر کے آخر میں بتایا کہ آج کے اس بہترین جلسہ کو مخاطب کرنے کا جو موقع مجھے ملا ہے وہ میں اپنی بہت بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نیک اور اچھے کاموں میں ہمیشہ مخالفت ہوا کرتی ہے۔ اس قسم کے سماجی اور دینی کاموں کے سرانجام دینے کے لئے بہت ساری قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ مذاہب کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ کو

اس نیک و پاک مقصد کو لے کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان نیک کاموں میں مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

محترم نذیر صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی کتابیں پیش کی گئیں جنہیں انہوں نے بہت خوشی سے قبول کیا۔

بین المذاہبی یکجہتی

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اپنی تقریر میں الحمد للہ رب العالمین کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فلسفہ سب سے پہلے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں قومی یکجہتی اور امن عالم کے لئے اسلام کی طرف سے پیش کردہ تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب جد و جہد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

شری وینالو کروتاکرن

کیرلہ کے مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ کیرلہ کومودی (KERALA KAUMUDI) کے ایڈیٹر مسٹر وی کروتاکرن نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ پیشوایان مذاہب جماعت احمدیہ کی عظمت کی بہترین دلیل ہے۔ جب میں ایک ہائی سکول میں طالب علم تھا اس وقت سے اس جماعت سے میں واقف ہوں۔ اُس زمانہ میں بھی اس سلسلہ کی بڑی مخالفت ہوا کرتی تھی۔ ان تمام مخالفتوں پر غلبہ پاکر ۲۵ سال کے اس قلیل عرصہ میں جماعت نے اتنی بڑی طاقت پکڑلی ہے کہ آج کے اس اجتماع کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی اور طمانیت حاصل ہوئی ہے۔ میرا یہ مطالعہ ہے کہ جماعت احمدیہ جیسی جماعت اس زمانہ کی ایک اہم ضرورت ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ موجودہ پُرآشوب زمانہ میں رواداری کی تعلیم کو عملی جامہ پہنا کر اکناف عالم میں پھیلانے والی یہ واحد جماعت ہے۔ مذہب کی بنیاد پر جو جماعتیں قائم ہیں ان میں مختلف قسم کے رسم و رواج اور غیر معقول عقائد راہ پاجاتے ہیں۔ لیکن مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اس قسم کے خرافات سے پاک ہے۔ یہ جماعت Rationalism کی بنیاد پر انسان اور خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

آپ نے بتایا کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے۔ بعض ملکی اور زمانی اختلافات اس میں سرایت کر جاتے ہیں۔ حضرت محمد (صلعم) نے تمام مذاہب کی تعلیمات کو اپنا کر بین الاقوامی سطح پر قابل تقلید تعلیمات اپنے پاک نمونوں سے دنیا کے سامنے رکھے۔ جماعت احمدیہ حضرت محمد (صلعم) کی اسی تعلیم کو لے کر ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

مسٹر کروتاکرن نے اپنی تقریر ان دعاؤں کے ساتھ ختم کی کہ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ بڑھے پھولے پھلے اور ساری دنیا میں نشو و نما پائے۔ ہر مخالفتوں اور روکاوٹوں پر غلبہ پاتے ہوئے اپنے عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرے۔

ایس۔ ڈی۔ ذین الدین

اس کے بعد مکرم ایس۔ ڈی۔ ذین الدین صاحب انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یہ شہر بین الاقوامی و بین المذاہبی رواداری کا بہترین نمونہ ہندوستان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہاں کسی قسم کا کوئی فساد یا منافرت نہیں پائی جاتی ہے۔ اس پیار، اخوت اور محبت و پیار اور مذہبی رواداری کو مضبوط کرنے اور اسلام کی سنہری تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش ہدایت نے کرائے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اتفاق بین المذاہب اور اتحاد اقوام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پیش کردہ بعض زریں اصول بیان فرمائے۔

ریورنڈ چاکوپن C.M.I

پادری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ مختلف جلسوں میں مجھے شرکت کرنے کا موقع ملا تھا۔ لیکن یہ پہلا موقعہ ہے کہ میں جماعت احمدیہ کے ایسے جلسے کو مخاطب کرتا ہوں جہاں ہر مذہب والے کو اپنے مذہب کے بارے میں تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مذہب انسانی ہمدردی اور محبت کا دوسرا نام ہے۔ رسم و رواج کی وجہ سے آج مذہب کے ماننے والے مذہب کی حقیقت اور مغز کو بھول گئے ہیں۔ اور ان رسم و رواج کو ہی مذہب سمجھ بیٹھے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب کے ماننے والے خود بھی تشکیک میں مبتلا ہیں اور دوسروں کو مذہب کے متعلق اعتراضات کرنے کا موقعہ دے رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جنوبی ہند بالخصوص کیرلہ سٹیٹ کو ایک خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں مذہب کے نام پر خونریزی نہیں ہوئی۔ ہندو، مسلم اور عیسائی وغیرہ نہایت برادرانہ ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس ماحول میں قوت اور مضبوطی پیدا کرنے کے لئے اس قسم کے جلسوں کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے موقع و محل کے مطابق اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد دو روزہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس

کانفرنس کا آخری اور اختتامی اجلاس شام پانچ بجے زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب شروع ہوا۔ محترم مولانا امین صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم کی بعض پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ خاص کر نجات یافتہ جماعت کے بارے میں ماثورہ علامات جماعت احمدیہ پر چسپاں کیں۔ آخر میں آپ نے خلافت احمدیہ کے بارے میں بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔

اسلام اور راشنالزم یعنی عقلیت

مکرم این۔ عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ماہنامہ "ستیہ دوتن" نے مذکورہ موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ لفظ Rationalism (یعنی عقلیت) سے آج کل عام طور پر لوگوں کا رجحان دہریت کی طرف ہو رہا ہے۔ اور یہ تصور لوگوں کے دماغوں میں بٹھا دیا گیا ہے کہ مذہب اور عقل دونوں متضاد چیزیں ہیں اور مذہب کا عقل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مقرر نے اس رجحان کی غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلعم نے الدّین کلہ عقل فرماکر اور اسی طرح قرآن کریم نے بار بار افلا تعقلون اور افلا تتفکرون فرماکر انسانی عقل کو کام میں لانے کی تاکید کی ہے۔

عام طور پر Rationalist ہستی باری تعالیٰ کے منکر نظر آتے ہیں۔ آپ نے اسلام اور عقل کے موضوع پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر زندہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا ہے۔

قرآن مجید اور فلکیات

عثمانیہ یونیورسٹی (حیدرآباد) کے آسٹرونومی (فلکیات) کے لیکچرار محترم حافظ صالح محمد الدین صاحب نے مذکورہ عنوان پر نہایت پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں موجودہ سائنسی تحقیقات کو قرآن کریم کی مختلف آیات کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل ان سائنسی ترقیات کے بارہ میں اسلام نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ سائنس نے علم ہیئت اور فلکیات میں جو نئی نئی تحقیقات کی ہیں وہ قرآن کریم کے لئے نئی نہیں ہیں۔ آپ نے سورۃ الرحمٰن اور سورۃ التکویر کی

متعدد آیات کی روشنی میں نہایت عالمانہ رنگ میں اس بات کو ثابت کیا کہ مذہب خدا تعالیٰ کا قول اور سائنس اس کا فعل ہے۔ آپ کی تقریر تمام سامعین نے بالخصوص علمی طبقہ نے بہت ہی غور سے سنی اور بعضوں نے اس تقریر کو قلمبند بھی کیا۔

ظہور امام مہدی

اس عنوان پر خاکسار کی تقریر ہوئی۔ موعود اقوام عالم کے متعلق کتب سابقہ کی پیشگوئیاں بیان کرنے کے بعد خاکسار نے اس زمانہ میں ایک مامور من اللہ کی ضرورت پر مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والوں مثلاً جارج برناڈشاہ، ڈاکٹر رادھا کرشن، مولانا مودودی، علامہ اقبال وغیرہم نے جو بیانات دئیے تھے ان کا ذکر کیا۔ امام مہدی کے بارے میں حضرت نبی کریم صلعم نے ان کے نام، مقام ظہور، زمانہ اور زمینی و فلکی علامات کے بارے میں جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ظہور، آپ کے دعوے اور کارناموں پر روشنی ڈالی۔ سب سے آخر میں مخالفوں کی ناکامی اور جماعت احمدیہ کی غیر معمولی تائید و نصرت الٰہی کا واقعاتی پہلوؤں پر تذکرہ کیا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ

مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور آپ کی آمد کے ذریعہ پیدا ہونے والے حقیقی انقلاب پر روشنی ڈالی۔

ختم نبوت کی حقیقت

اس جلسہ کی آخری تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید کی ہوئی۔ آپ نے حضرت نبی کریم صلعم کے مقام ختم نبوت پر روشنی ڈالنے کے بعد قرآن کریم کی متعدد آیات سے اجرائے نبوت کو ثابت فرمایا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب کی مختصر تقریر کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب صدر احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا۔ بعد میں محترم مولانا امینی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ ہی یہ سالانہ کانفرنس نہایت شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کی رپورٹیں اخباروں کے علاوہ آل انڈیا ریڈیو سے بھی نشر ہوئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے دیرپا اور نیک نتائج پیدا فرمائے۔ نیز کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جن مخلصین نے دن رات کر انتھک محنت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص میں برکت دے آمین۔

ولادت: مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ ابن محترم عبدالرحیم صاحب ملکانہ درویش مرحوم کے ہاں مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء کو پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

منقولات

عالمی زلزلے ـــ اور اُن کی تباہ کاری!

زلزلہ [illegible] زمین پر ہونے والی لرزش کو کہتے ہیں یا دوں سمجھئے کہ زمین لرزش کی وجہ سے سرکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے زمین پر استادہ مکانات کانپتے لرزتے رہ جاتے ہیں۔ جیسے ہیں زمین کو کپکپی کا مرض ہوتا ہے۔ زلزلہ کے ہلکے جھٹکے تو لاتعداد ہوتے ہیں۔ مگر یہی تیز ہو کر تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ زلزلہ بہت ہی خطرناک قرار دیا گیا ہے اسے قہر الٰہی کہنا ہی بہتر ہوگا۔

زلزلہ کے مختلف اسباب بتائے گئے کوہ آتش فشاں ہی ایک سبب ہے اس کے لاوے سے زمین کے اندرونی حصوں میں جو گیس تیار ہوتی ہے وہ زلزلہ کا باعث ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بحر اعظم کے سمندر کی تہہ پر سرکنے سے پیچھے سمندری ندیوں کے ذریعہ لائے ہوئے سنگ ریزوں کے بھرنے سے زمین کی سطح پر دباؤ کے بڑھنے سے طبقات ارض کے دراڑے ہو کر زمین میں پانی پہنچ کر بھاپ بننے سے زلزلہ ہوتا ہے سائنس دانوں نے زلزلہ کی درجہ بندیاں کی ہیں زلزلہ تعمیر طبقات ارض Tectonic Earthquakes آتش فشانی زلزلہ Volcanic Earthquakes اور سمندری زلزلہ Submarine Earthquakes یوں تو دنیا کے سبھی علاقوں (خطہ عرب اور جنوبی ہند کے ... زلزلہ کی آفت سے محفوظ رہتے ہیں) میں زلزلہ ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے مگر اس کے کچھ اہم علاقے بتائے جاتے ہیں۔ مثلاً بحر الکاہل کے ساحلی حصے میں یعنی ایک جانب جاپان، کوریا، چین، مجموعہ جزائر مشرق گینی اور نیوزی لینڈ اور دوسری جانب الاسکا کیلی فورنیا، وسطی امریکہ، کولمبیا وغیرہ ان علاقوں میں آتش فشاں ہی زلزلے کا باعث ہوتا ہے سائنس دانوں کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس علاقے میں دنیا کے ۸۰ فی صد زلزلے ہوتے ہیں کہتے ہیں ساحلی ڈھال جتنا زیادہ ہوگا زلزلہ اتنا ہی زیادہ ہوگا اس کی مثال جاپان ہے جہاں سال میں تقریباً ہزار زلزلے ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جاپان کو زلزلے کا دیس کہا جاتا ہے دوسرا علاقہ وسطی قطعۂ ارض یعنی مشرقی مجموعہ جزائر سے ہمالیہ اور الپس ہوتے ہوئے مغربی مجموعہ جزائر تک پہنچتا ہے۔ بحر احمر اور بحر روم کے قریبی علاقے بھی اسی میں شامل ہیں دنیا کے تقریباً ۱۵ فی صد زلزلے اسی علاقہ میں ہوتے ہیں جو تیسرا ارضی قسم کے ہوتے ہیں ایک اور علاقہ بحر اوقیانوس کا (اٹلانٹک) کے اندر سے ایشیا میں عقبہ عرب اور جنوبی افریقہ تک بھی واقع ہے۔ یہ سمندری علاقے کے عرشے بھی ۱۹۵۰ء میں کولمبیا دار السلام کے ڈاکٹر موریس ایونگ نے انکشاف کیا کہ بحر اٹلانٹک کے درمیانہ سمندر کی تہہ میں ایک گہرا شگاف (crack) ہے اور دنیا کے سبھی اہم علاقے جہاں زلزلہ ہوتا ہے۔ اسی کے کنارے واقع ہیں یہ شگاف کیرول جزیرہ جاپان اور انڈونیشیا تک چلی گئی ہے۔ اس کی گہرائی ۲ سے ۳ میل تک ہے۔ اور چوڑائی ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے اس طویل شگاف کے دونوں طرف ایک یا دو میل تک سمندری پہاڑ کھڑے ہیں۔

زلزلہ کے مطالعہ کے لئے شعبہ علم زلزلہ (SEISMOLOGY) قائم ہے جو زلزلہ کی گہرائیوں میں مصروف ہے۔ زلزلے کے ماہرین Seismologist نے تحقیق کے بعد زلزلہ سے متعلق بہت سی معلومات فراہم کی ہیں زلزلہ زمین کے کسی خاص حصہ پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اور اوپر کی سطح پر اسے مقام زلزلہ کہا جاتا ہے۔ اور زمین کے اندر جہاں زلزلے کے پیدا ہونے کا خاص مقام ہوتا ہے اسے مرکز زلزلہ کہتے ہیں۔ مرکز زلزلہ سے جو لہریں چلتی ہیں وہ سطح زمین پر دھکا مارتی ہیں یہ لہریں اوپر اور نیچے دونوں جانب سفر کرتی ہیں جن کی رفتار اوسطاً ۸ میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ [illegible] کے آلہ کو سیسموگراف کہتے ہیں۔ ہم اسے اردو میں آلہ زلزلہ نگار کہہ سکتے ہیں یہ آلہ ترچھی آڑی لکیروں کے ذریعہ زلزلہ کی لہروں کا علم حاصل کرتا ہے۔ ہمارے یہاں یہ آلہ پونا، دہلی، دہرادون اور کلکتہ میں اپنا کام انجام دے رہا ہے ایسے مقامات کو Seismologystation کہتے ہیں۔

یاد رکھنے کی بات ہے کہ ابھی تک کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں ہوا جس کی مدد سے زلزلہ کے آنے کی پیشین گوئی کی جا سکتی ہو۔ البتہ امریکہ میں نئے آلہ کے ذریعہ کسی حد تک یہ کام انجام پا رہا ہے۔ امریکہ نے تو زلزلے کی معلومات کا ریکارڈ کرنے کی خاطر ساری دنیا میں جدید سائنٹفک آلات کا جال بچھا رکھا ہے اس کام کے لئے تقریباً ۱۱۶ اسٹیشن دنیا کے تقریباً سبھی براعظم اور جزیروں میں قائم کئے گئے ہیں امریکہ کے کوسٹ اینڈ جیوڈیٹک سروے نے اسٹیشنوں میں ایک "ایکسوگراف" نامی آلہ لگا رکھا ہے۔ جو زلزلہ سے پیدا ہونے والی حرکت اور ضرب کو ریکارڈ کرتا ہے امریکہ کے ایک ڈیپارٹمنٹ آف کامرس کے سائنس دان سالانہ فرانسس اور ڈاکٹر ولیم کارڈ زلزلے پر کام کر رہے ہیں ان کے مطالعہ کا موضوع یہ ہے کہ زلزلہ میں کچھ عمارتیں کیونکر قائم رہ جاتی ہیں اور کچھ برباد و تباہ کیوں ہو جاتی ہیں اور زمین جب کانپتی ہے تو عمارتوں کی ساخت اور مضبوطی پر کیا اثر ہوتا ہے ان کاموں کے لئے خاص آلات کام میں لائے جا رہے ہیں جیسے سیسموگراف اور سیسمواسکوپس کہتے ہیں اس حاصل شدہ معلومات کی بنا پر زلزلہ کے علاقے میں محفوظ عمارتیں تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور دوسری تحقیق بھی جاری ہیں۔

زلزلہ کی تباہ کاریوں کے باعث ہی اسے قہر الٰہی کہا گیا ہے۔ اس کے اثرات نہایت ہی تباہ کن ہوتے ہیں اس سے جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عمارتیں سڑکیں، ریلوے لائن برباد ہو جاتی ہیں پل منہدم ہو جاتے ہیں۔ زمین میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ بجلی اور ٹیلی فون کے تار ٹوٹ جاتے ہیں دریاؤں کے رُخ بدل جاتے ہیں زمین غرق ہو جاتی ہے۔ گویا ایک قیامت بپا ہو جاتی ہے۔ معمولی جھٹکوں کا ذکر ہی کیا جن طویل جھٹکوں نے دنیا میں غارتگری مچائی ہے۔ اس کی داستان بڑی بھیانک ہے۔ ۱۹۰۸ء میں اٹلی کے شہر میسینا کے زلزلہ میں تقریباً پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے ۱۹۲۰ء میں چین میں زلزلہ آیا تو ایک لاکھ جانیں تلف ہوئیں۔ جاپان میں ۱۹۲۳ء میں اس نے ڈیڑھ لاکھ افراد کو پیغام اجل دیا۔ ۱۹۳۵ء میں کوئٹہ کے مقام پر زلزلہ نے کافی تباہی مچائی۔ ہندوستان کے مختلف مقامات پر متعدد بار زلزلہ آتا رہا جن میں کچھ تو نہایت ہی ہولناک ثابت ہوئے۔ [illegible] میں بہار میں جو زلزلہ آیا اس میں تقریباً دس ہزار افراد کی موت ہوئی بہار کے دو شہر مظفرپور اور مونگیر اس سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ یوں تو آسام کے علاقوں میں بارہا زلزلہ آتا رہا ہے مگر ۱۹۵۰ء میں جو زلزلہ آیا تھا وہ انسانی تاریخ کا ایک عظیم زلزلہ تھا۔ ۱۹۶۲ء میں ایران میں اور ۱۹۶۳ء میں لیبیا میں زوردار زلزلے آئے ۱۹۶۴ء میں الاسکا میں بڑے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے ۱۱۵ اشخاص مرے۔ ۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء میں کاراکس (وینزویلا) میں زلزلہ سے چار سو افراد موت کا شکار ہو گئے۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کو پونا اور کوئنا نگر میں زلزلے آئے جس میں چار سو نفوس مارے گئے ابھی چند برسوں پہلے ایران میں ۱۹۶۸ء کے ستمبر میں زبردست زلزلہ آیا جس میں سرکاری اعلان کے مطابق ۲۰ ہزار اشخاص کی موت ہوئی۔

اس بلا سے خدا ہی محفوظ رکھے اب تک تو سائنس نے کوئی ایسا آلہ ایجاد نہیں کیا جو پہلے سے اس کی خبر دے سکتا ہو۔ اور نہ کوئی ایسا آلہ ایجاد کیا جا سکا ہے۔ جو اس کی تباہ کاریوں سے دنیا کو بچا سکتا ہو۔ (الجمعیۃ دہلی ۲۵ مئی ۱۹۷۴ء)

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقات بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"۔

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات [illegible] ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال (آمد) قادیان)

درخواست دعا

خاکسار نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ادریس احمد خان نوشہرہ (کشمیر)

منقولات

"برطانیہ کی باتیں!"

از ہتھی سوشیل کمار دج لندن (انگلستان)

برطانیہ میں لگ بھگ دس ہزار احمدی مسلمان (قادیانی) رہتے ہیں پچھلے کچھ عرصہ سے پاکستان میں رہنے والے ۴۰ لاکھ سے زیادہ پاکستانی احمدیوں کو جس طرح ظلم وستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس نے برطانوی احمدیوں کے دل ودماغ کو بُری طرح پریشان کیا ہے۔

برطانوی اخباروں میں چھپنے والی تصویروں میں احمدی مکانوں اور دکانوں کو آگ لگاتے دکھایا گیا ہے جبکہ آگ لگانے والے ہجوم میں پاکستانی پولیس کے سپاہی کھڑے ہنس رہے ہیں۔

لندن میں میرے بہت سے احمدی دوست ہیں ان کے خیالات سے کسی کو چاہے جتنا بھی اختلاف کیوں نہ ہو ان لوگوں کی ہمت مگن اور باہمی محبت کی داد دیئے بنا نہیں رہا جاتا۔

برطانیہ میں یہاں کی پہلی مسجد "لنڈن مسجد" احمدی تحریک نے آج سے پچاس سال پہلے ۱۹۲۴ء میں بنوائی تھی۔ اور آجکل برطانیہ میں احمدی تحریک کے ۱۴ سینٹر ہیں۔ سر محمد ظفر اللہ خاں جو ابھی پچھلے برس تک "انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس" کے پریزیڈنٹ تھے۔ کسی تعارف کے محتاج نہیں وہ دنیا بھر میں جانے پہچانے ایک نامور احمدی ہیں ان کے کہنے کے مطابق پاکستان میں ہزاروں احمدیوں کو بے گھر بنا دیا گیا ہے۔ یہ ہزاروں بےبس خاندان اپنے ملک میں "رفیوجی" بن گئے ہیں۔ گھروں اور کاروباری اداروں کے علاوہ ان کی مسجدوں کو بھی آگ لگائی گئی۔ بہت سے جان سے مار دیئے گئے بہت سے زخمی ہوئے۔ جگہ جگہ احمدی پریواروں کا جینا موت کے برابر بنا دیا گیا۔ جہاں عورتیں اور بچے پانی کو ترستے رہے۔

پچھلے دنوں امریکہ کے ایک اہم احمدی خلیل محمود صاحب لندن آئے ہوئے تھے امریکہ واپس جانے سے پہلے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے گورو نانک دیو جی کا حوالہ دے کر بھارت کے دھارمک رہنماؤں کی رواداری کو سراہا جو اختلافات کے باوجود دوسرے لوگوں کے مذہب کو نہایت کھلے دل سے عزت اور احترام کی نظروں سے دیکھتے ہیں

خلیل محمود صاحب کی تقریر کے بعد نائب امام صاحب نے بھی بھارت میں مذہبی رواداری اور ایک دوسرے کے دھرم کے احترام کو سراہا۔

آج کل جب کہ بھارت کی کشتی بُری طرح ہچکولے کھا رہی ہے اور صرف وقتی طاقت کے اغراض بکاری اندھیرے کی طاقتوں کا سہارا لے کر بھارت ماتا کا چہرہ نوچ رہے ہیں کچھ ایک باتیں پھر بھی ایسی ہیں کہ مجھے بھارتی ہونے پر فخر ہوتا ہے۔ بھارت کی وہ انمول رواداری بھارت کا وہ بے مثال کلچر جو کبھی دنیا بھر کے لئے ان کا پیا بھر تھا۔ آج بھی خودکشی بھری دنیا کا واحد سہارا ہے"۔

(بحوالہ اخبار ہند سماچار جالندھر ۲ر فروری ۱۹۷۵ء)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس　　　ورنہ دنیا میں سب آتے ہیں مرنے کیلئے

عزیز فرید الدین عطا پسر عزیزم فیروز الدین انور طالب علم تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کی اچانک عید قربان ۱۳۹۴ھ کے دوسرے ہی دن یعنی ۲۶ر دسمبر بروز جمعرات حادثہ سے شہادت کی موت پر جس طرح بزرگان وکارکنان و درویشان سلسلہ کے علاوہ غیر از جماعت اہالیان قادیان نے جس محبت و ہمدردی کا اظہار کیا اور ہمدردیوں کے پیغامات دور ونزدیک کے عزیزان و احباب جماعت سے موصول ہوئے ہم جملہ افراد خاندان ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کے بے حد شکر گزار ہیں کہ ہمارے اس بڑے غم میں ڈھارس کے موجب ہوئے اور ہو رہے ہیں خاکسار حتی المقدور کوشش کر رہا ہے کہ انفرادی طور پر ان سب کا شکریہ ادا کرے لیکن شاید نہ ہو سکے۔ لہٰذا اخبار بدر کے ذریعہ بھی تہہ دل سے مشکور گزار ہیں۔ عزیزم فرید مرحوم بالکل معصوم تھا اور ہم سب کا پیارا تھا۔ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے بہتر گود میں پیارا ہو گیا درجہ شہادت حاصل کیا جس شرف کے لئے ہم سب اہل خاندان فخر محسوس کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں خاکسار اپنی ابتدائے احمدیت ۱۹۳۳ء سے ہی آرزومند اور تمنا کرتا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی صورت پیدا کرے کہ ارض حرم قادیان میں ہی زندگی میں رہنا نصیب ہو جائے اور مرنا بھی ہو اسی غرض سے ہی وصیت کی توفیق بھی حاصل کی خاکسار مع اہلیہ نیز عزیز شہاب الدین اور عزیز فیروز الدین مع اہلیہ موصی ہیں دیگر عزیزان کو بھی یہی تلقین ہے۔ لیکن عزیز فرید مرحوم نے تو ایک ہی جست (چھلانگ) میں اس پاک ارض کی دوگز زمین پر قبضہ حاصل کر لیا۔ فالحمد للہ۔ اس کی اپنی تیز رفتاری اور روحانی بلند پروازی پر رشک آتا ہے۔ اے پیارے مرحوم! اللہ تعالیٰ تجھے مبارک کرے اور اے عزیز شہید مرحوم! خدا تعالیٰ تجھے ہم سب خاندان کے لئے شفیع ثابت کرے آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے ہمارے ان تمام بزرگان و احباب و دیگر حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر ہمارے غم کو دور کرنے کی کوشش کی آمین۔

العین تدمع والقلب یحزن .... انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار: محمد شمس الدین کلکتہ

تاریخِ وفات عزیز فرید الدین

جریدہ بدر دیدہ بلبل در گلستان غمگین　　　کہ این دنیای دوں ہیچ است کہ شادی گیہ پر کیں
بجنت رفت عطا رم دلبستہ در حسرت　　　ملائک گفت انّا ہم خلائق گفتند آمین
دسمبر بست و ششم دوم عید الاضحیہ رفتہ　　　گلے جانم فرید الدین فیروز ابن شمس الدین
تسلی دار سیفی گفت او مغفور زیبا شد　　　دریں ایام قربانی بلندی روح تا یوم دیں
۱۳۹۴ ۱۲۵۳ فقط

(از مکرم سید شاہ محمد صاحب سیفی زینہ بہار کشمیر)

ص۹ سے آگے:-

کہ یہ کیسی کیسی حرکتیں کر رہے ہیں ترجمہ میں تحریف کا سوال تب پیدا ہوتا ہے جب متن کی طرح کوئی ایک ترجمہ بھی الہامی ہوتا جب ایسا نہیں ہے تو ترجمہ میں "تحریف" کے معنی ہی کیا؟ اگر ترجمہ میں اختلاف وجہ اعتراض ہے تو ایسا اعتراض تو سینکڑوں کے سلسلہ علمائے کرام میں بھی موجود ہے سورہ مائدہ کے الفاظ "فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي" کے معنے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے کئے ہیں:-

"پس جب قبض کیا تو نے مجھ کو"

شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ:-

"پھر جب تو نے مجھے بھر لیا"

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے معنے:-

"پھر جب آپ نے مجھ کو اُٹھا لیا"

(پانچ ترجموں والا قرآن المائدہ رکوع آخری)

اب یہ بات ظاہر ہے کہ ان تینوں حضرات نے ایک ہی آیتہ کریمہ کے چند الفاظ کے معنے مختلف کئے ہیں انہیں تحریف کہا جائے گا یا

اختلاف ترجمہ

۶- چھٹی اور آخری قرارداد رابطہ کی یہ ہے:-

"ہر وہ طبقہ جو اسلام سے منحرف ہے اس سے قادیانیوں جیسا سلوک کیا جائے"

ہم نے دلائل کے ذریعہ ثابت کر دیا ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کی تمام قراردادیں اسلام سے منحرف ہو کر پاس کی گئی ہیں۔

بیشک آج جماعت احمدیہ بہت بڑے ابتلاء سے گذر رہی ہے ایک طرف مخالفین احمدیت جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور ہر غیر اسلامی اور غیر انسانی حربہ استعمال کر رہے ہیں اور دوسری جانب فدایان احمدیت پروانوں کی طرح جلتے کیلئے جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور تیسری جانب حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جماعتی ترقی کی خوشخبریاں مل رہی ہیں مثلاً "وسع مکانک" اور "قدّمدم علیهم ربهم بذنبهم فسوّٰهما" کا الہام آنے والا وقت خود بتا دیگا کہ کس کی بات پوری ہوتی ہے۔ اب ہم اپنے اس واقعاتی جائزہ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک اقتباس پر ختم کرتے ہیں جس میں حضور نے ۸۴ برس قبل علماء کی اس طرح کی مخالفت اور فتاویٰ کفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کرسکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ "لَسْتَ مومناً" اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ ندا ہے کہ "قل انی امرت وانا اوّل المؤمنین" ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے "یتربّصون علیک الدوائر علیهم دائرۃ السوء" اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے "انی مُھِینٌ من اراد اھانتک اللہ اجرک اللہ یؤتیک جلالک" اور ایک طرف مولوی لوگ فتویٰ پر فتویٰ لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالیٰ اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے"۔

(نشان آسمانی ص۳۴)

عُلماء کے مشاغل ۔۔۔۔ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

شرقِ اُردن کے دارالافتاء کی طرف سے فتویٰ کا صدور کم سے کم دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کی مبیّنہ اپیل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس کا کریڈٹ کسی دُوسرے کو پہنچتا ہے (جن کی طرف سے بار بار بلند بانگ دعاوی ہو چکے ہیں) اس لئے اِس پہلو سے علماءِ دیوبند کا بغلیں بجانا درست نہیں ہے ۔۔۔!!

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو علیٰ سبیل التذکرہ اوّلاً کہہ دی گئی ۔ لیکن دُوسری اور اصل بات جو آج کی گفتگو کا موضوع ہے ، وہ ہے علماء حضرات کے ساٹھ سالہ مشاغل کی بات جیسا کہ آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ نہ صرف علمائے دیوبند ہی بلکہ بمطابق اظہارِ بالا برِّصغیر کے تمام دُوسرے علماء اس طویل عرصہ میں "خدمت و اشاعتِ اسلام" کی جس عظیم مہم "میں شب و روز مشغول رہے وہ یہ تھی کہ جس طرح بھی ہوسکے احمدیوں کو مرتد اور خارج از اسلام بتایا جائے ۔ تا معقولیت پسند مسلمانوں کی طرف سے جب کبھی علماء پہ یہ اعتراض ہو کہ سالہا سال ہمارے چندوں پر پلنے والے علماء حضرات نے غیر مسلموں میں "تبلیغ اسلام" کا کونسا قابلِ ذکر کام کیا ہے بالخصوص جبکہ احمدیوں کی طرف سے اس امر کا ساری دُنیا میں ڈنکا بج رہا ہے ۔۔۔ تو اس اعتراض سے پیچھا چھڑانے کا ایک اچھا موقعہ ہاتھ آجائے ۔۔۔ اور وہ اس طرح کہ احمدیوں کو دائرہٗ اسلام ہی سے خارج بتا دو ۔ تب اُن کی "تبلیغ اسلام" کی بات خود بخود محلِ اعتراض نہ رہے گی ۔

اس بات کو آپ دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان سب علماء کو اِس بات سے مطلقاً کچھ سروکار نہیں کہ دینِ اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے کا بھی کوئی فریضہ سرانجام دینا ہے یا نہیں ۔ اور قرآنی حکم وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا پر بھی کسی وقت عمل کر کے اس سے سرخرو ہونا ہے یا نہیں ؟ انہیں اگر فکر رہی تو یہی کہ جس طرح بھی ہوسکے اُن لوگوں کو دائرہٗ اسلام سے خارج بتا دو جو نہ صرف یہ کہ خود عملی طور پر پکے مسلمان ہیں بلکہ سالہا سال کی شب و روز تبلیغی مساعی سے اب تک لاکھوں لاکھ غیر مسلموں کو داخلِ اسلام کر چکے ہیں ۔۔۔ اور ایسے لوگوں کو اُن کے اپنے اعتقاد کے برخلاف جبری طور پر "غیر مسلم اقلیت" قرار دے کر جایا اہلِ اسلام کی تعداد بڑھانے کی بجائے غیر مسلم دُنیا کی تعداد میں اضافہ کیا جائے ۔۔۔! سبحان اللہ!

علماء حضرات شاباش ! آپ نے اسلام کی یہ خُوب خدمت کی ۔۔۔ اور آپ کو اپنے اس "عظیم کارنامے" پر فخر کرنے کا بجا طور پر حق حاصل ہے ۔ بقول شخصے ؎

ہر عیب بہ ہنر میں بدلتا جاتا ہے!
کہ جو بدی ہے وہ سانچے میں ڈھلتی جاتی ہے

لاہور سے شائع ہونے والے جناب ثاقب زیروی کے ہفت روزہ "لاہور" کے شاعر نے دیوبندی علماء کے ہمنوا پاکستانی علماء کے اسی کارنامے پر داد تحسین پیش کرتے ہوئے ایک رُباعی خوب ہی کہی ہے ؎

مانا کہ ایٹم بم بنا کر اندرا کے دلیس نے ؛ اپنی جنتا کے دلوں کو نعرۂ توں سے بھر دیا
لیکن اپنی عقل و دانش کا بھی ہے کوئی جواب ؛ کس طرح اِک نوّے سالہ مسئلہ حل کر دیا

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۰ جنوری ۷۵ء صفحہ ۳)

عُلماء حضرات کے مشاغل کا ایک تیسرا پہلو بھی کسی صورت میں نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں ۔ اور وہ ہے عامۃ المسلمین کو عرصہ ۶۰ سال سے مختلف قسم کے بہلاوے دے دے کر ویٹنگ روم میں بٹھا کر کسی وقت بھی مسیح ابن مریمؑ کے نزول کے لئے چشم براہ رکھنے کا عظیم مشغلہ ۔۔۔!!

مختصر تفصیل اس اجمال کی کچھ اس طرح سمجھئے کہ تیرہویں صدی ہجری کے اختتام تک کے تمام علماء ، عامۃ المسلمین کو یہی اُمید دلاتے چلے آئے کہ مسلمانوں کی رُوحانی اصلاح اور اسلام کو پھر سے سربلند کرنے کے لئے امام مہدی اور مسیح ابن مریمؑ بس آنے ہی والے ہیں ۔ اُن کے ظہور فرما ہونے سے مسلمانوں کو صحیح قیادت بھی میسر آجائے گی ، جس سے وہ محروم ہیں ۔ اور اسلام کی نسبت اسلام کے وہ تمام تقاضے بھی پُورے ہونے شروع ہوجائیں گے ۔۔۔ لیکن یا للعجب ! جب ٹھیک وقت پر امام مہدی اور مسیح موعودؑ کا ظہور و نزول ہوگیا اور دعویٰ کرنے والے نے کھُلم کھُلا اس کا دعویٰ کر دیا اور آثار میں بیان شدہ بہت سی علامات و شواہد اُن کے حق میں پُورے ہوگئے تو علماء کو اپنی گدیاں چھنتی نظر آئیں ، انہوں نے پہلو بدلا اور عامۃ المسلمین کو بہلاوا دینے لگے کہ جس مسیح و امام مہدی کے نزول و ظہور کی خبر احادیث میں دی گئی ہے ، ابھی وہ نازل نہیں ہوئے تم انتظار کرو ۔۔۔ وہ انتظار کرتے رہے ۔ مگر انتظار کی یہ گھڑیاں اس قدر طول پکڑ چکی ہیں کہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتی ہیں ۔ حتیٰ کہ اب تو چودھویں صدی ہجری کے بھی ۹۴ برس گزر کر صرف ۶ برس باقی رہ گئے ۔ ایک طرف امام مہدی اور مسیح موعود نے آکر اسلام کی قابلِ قدر خدمات کا ایسا آغاز بھی کر دیا جو ایک مسلّم حقیقت بن کر ساری دُنیا میں جگمگا رہی ہیں ۔ اور احمدی مبلّغین کے کارناموں کے نتیجہ میں ایک عظیم رُوحانی انقلاب کے آثار ایک دُنیا مشاہدہ کر رہی ہے ۔ مگر یہ علماء حضرات ہیں کہ ابھی تک اپنے بھولے بھالے معتقدین کو اسی بات کا بہلاوا دیئے جا رہے ہیں کہ نہیں ! آنے والے کا ابھی انتظار کرو ، وہ آسمان سے اُترنے ہی والا ہے ۔ حالانکہ نہ تو اُن کا منتظر مسیح زندہ آسمان پر گیا اور نہ اُس نے نازل ہونا ہے ۔ وہ تو دیگر انسانوں اور انبیاء کی طرح اپنی طبعی موت سے وفات پا کر اللہ کو پیارا ہو چکا ۔ اس کی وفات پر قرآن کریم کی تیس آیات اور متعدد احادیثِ نبویّہ شہادت دے چکی ہیں ۔ اور ساتھ ہی آثار کے ناقابلِ تردید حوالوں سے یہ بات بھی بپایۂ ثبوت پہنچ چکی ہے کہ آنے والا مسیح اِسی اُمّت کا ایک فرد ہوگا ۔ اور وہ وہی ہے جو عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے اور اسلام کی فتوحات کا آغاز کر چکا ۔ اس کے باوجود اگر علماء عامۃ المسلمین کو بہلانے کا مشغلہ جاری رکھتے ہیں تو علماء جانیں اور اُن کا کام ۔ بات صحیح اور درست وہی ہے جو ہم نے بیان کر دی !!

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ !!

وِلادت

لندن سے ہمیں بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے لڑکے عزیز محمد حنیف اے ۔ سی ۔ ایم اے کو مورخہ ۵ رجنوری کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ۔ اسی طرح مورخہ ۱۰ رجنوری کو عزیز محمد حنیف کے چھوٹے بھائی عزیز عبدالحمید ظفر کو اللہ تعالیٰ نے دُوسرا لڑکا عطا فرمایا ۔ لندن والا بچّہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کا نواسہ ہے ۔ خاکسار اپنے دونوں پوتوں کی پیدائش کی خوشی میں شکرانہ فنڈ میں دس روپیہ اور اعانتِ بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے بزرگانِ سلسلہ سے بچّوں کی صحت و سلامتی اور خادمِ دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے ۔

خاکسار : (حافظ) سخاوت علی شاہجہانپوری قادیان

ضروری اِعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت ہذا کے بجٹ (مشروط بآمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کیلئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ اور جن کے والدین کی معیشت کا دائرۂ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:— ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

اعلاناتِ نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۴ر دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب ذیل کے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:—

(۱) عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ دختر محترم الحاج بی۔ ایم۔ عبدالرحیم صاحب (صدر جماعت احمدیہ بنگلور صوبہ کرناٹک خلف حضرت الحاج محمد موسیٰ رضا صاحبؓ بنگلوری) کا نکاح ہمراہ عزیزم نیر احمد صاحب پرنس پسر محترم پروفیسر عزیز احمد صاحب ساکن اردل (صوبہ بہار) بعوض سات ہزار روپیہ مہر۔

(۲) عزیزہ نسرین نکہت صاحبہ دختر محترم پروفیسر عزیز احمد صاحب موصوف کا نکاح ہمراہ اخویم محمد ظفر اللہ صاحب پسر محترم الحاج بی۔ ایم۔ عبدالرحیم صاحب موصوف بعوض سات ہزار روپیہ مہر۔

محترم الحاج بی۔ ایم۔ عبدالرحیم صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ اور اعانت بدر کے لئے مبلغ تیس روپے دیئے۔ احباب ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں سے امداد فرمائیں۔

خاکسار: بی۔ ایم۔ داؤد احمد ایم۔ اے۔ ایل۔ بی مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر عزیزہ عائشہ بیگم بنت مکرم عبدالمنان صاحب احمدی مقیم چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر علاقہ دکن کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم نذیر احمد صاحب ولد مکرم محمد اکبر صاحب مرحوم آف چنتہ کنٹہ بعوض مبلغ نو صد روپے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔ احباب جماعت کی خدمت میں بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار محمود احمد عارف نائب ناظر امور عامہ قادیان

اِمتحانِ مُبلّغین و مُعلّمین کرام

جملہ مبلّغینِ دعوت و تبلیغ اور معلّمینِ وقفِ جدید کی اطلاع کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کا امتحان حسب طریق نظارت دعوت و تبلیغ کی زیر نگرانی مورخہ ۲ر امان ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲ر مارچ ۱۹۷۵ء بروز [اتوار] منعقد ہوگا۔

دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۳-۵۴ ہش (۱۹۷۴-۷۵ء) "اَیّام الصُّلح" تالیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر کی گئی ہے۔ اس امتحان میں سلیکشن و سینئر گریڈ پانے والے مبلّغین کے سوا دیگر سبھی مبلّغین شامل ہوں گے۔

نوٹ:— مندرجہ بالا اعلان اخبار بدر مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۷۴ء و ۲۳ر جنوری ۱۹۷۵ء میں ہو چکا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے عبدالمجید کو ۲۳ر جنوری ۱۹۷۵ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت، درویشان و بزرگانِ قادیان سے نومولود کی صحت و درازیٔ عمر نیز زچہ کی صحت و تندرستی اور نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شیخ عبدالعزیز احمدی۔ بھدرک (اُڑیسہ)

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایّدہُ اللہُ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:—

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں۔ .... اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ"

ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ

★ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بُنیادی رُکن ہے۔
★ ہر صاحبِ نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔
★ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام تصور نہیں ہو سکتا۔
★ زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔
★ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دُعا

★— خاکسار کے بھائی محمد میر تاج خان صاحب مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۷۵ء کو سائیکل سے جا رہے تھے کہ ایک ٹیکسی سے ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ الحمد للہ خطرہ تو ٹل گیا ہے۔ مگر داہنے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ تمام احبابِ جماعت سے بھائی صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد عارف خان بمبئی۔

★— خاکسار امسال A.T.M. (اسسٹنٹ ٹریفک منیجر) آر۔ ٹی۔ سی کا امتحان دے رہا ہے۔ اخبار بدر کی اعانت کے لئے مبلغ پانچ روپے روانہ کر رہا ہوں۔ جملہ احبابِ جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مشتاق احمد فلک نما۔ حیدرآباد۔

تصحیح

بدر مجریہ ۳۰ر جنوری ص۴ کالم ۱ میں دو اشعار غلط شائع ہو گئے ہیں۔ صحیح اشعار درج ذیل ہیں۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں:—

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ موعودِ حق اب جلد ہوگا آشکار

پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اوّل ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

(ایڈیٹر بدر)